AN-NISA

Journal of Islamic Study

VOL.1-NO.1-2026

ISSN-P

ISSN-e

ISLAMIC PRINCIPLES OF WAR AND DEFENSE AND THE RESPONSIBILITIES OF MUSLIMS: IN THE LIGHT OF SURAH AN-NISA

جنگ و دفاع کے اسلامی اصول اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں: سورۃ النساء کی روشنی میں

Areeba Maryam

BS Student, Department of Islamic Studies, Minhaj university Lahore

ABSTRACT

This study examines the Islamic principles of war and defense and the responsibilities of Muslims in the light of Surah An-Nisa. Islam provides guidance concerning justice, protection of the oppressed, human dignity, social responsibility, and the establishment of peace. Surah An-Nisa particularly emphasizes justice, fulfillment of rights, protection of vulnerable people, collective responsibility, and obedience to legitimate authority. The study aims to explore the ethical principles governing defense and to identify the responsibilities of Muslims during situations of conflict. A qualitative research approach and descriptive thematic research design are employed. The Qur'an, particularly relevant verses of Surah An-Nisa, is used as the primary source, while recognized Qur'anic commentaries and scholarly literature are used as secondary sources. The findings indicate that Islamic defense is not based on personal revenge, aggression, or unjust domination. Rather, it is connected with protection from oppression, defense of vulnerable people, justice, responsibility, and preservation of social order. The study concludes that Muslims are required to uphold justice, avoid transgression, protect innocent and vulnerable people, respect human dignity, and work toward peace whenever possible.

KEYWORDS: *Islamic Principles, War, Defense, Surah An-Nisa, Muslim Responsibilities, Justice, Peace, Oppression, Human Rights, Islamic Ethics*

تعارف

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو انسان کی انفرادی، اخلاقی، معاشرتی اور اجتماعی زندگی کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ قرآنِ مجید میں عبادات، اخلاقیات اور معاشرتی معاملات کے ساتھ ساتھ ظلم، ناانصافی، انسانی حقوق، اجتماعی ذمہ داری، امن اور دفاع کے اصول بھی بیان کیے گئے ہیں۔ جنگ اور دفاع کا مسئلہ اسلامی تعلیمات میں ایک حساس اور اہم موضوع ہے، جسے محض طاقت، غلبے یا انتقام کے تناظر میں نہیں بلکہ عدل، اخلاق، انسانی جان کی حرمت اور معاشرتی ذمہ داری کے وسیع تناظر میں سمجھنا ضروری ہے۔ سورۃ النساء اس حوالے سے خاص اہمیت رکھتی ہے کیونکہ اس میں انسانی حقوق، عورتوں، یتیموں، کمزور طبقات، عدل و انصاف، امانت اور مظلوموں کے تحفظ سے متعلق واضح تعلیمات موجود ہیں۔ سورۃ النساء کا بنیادی مقصد ایک ایسے معاشرے کی تشکیل ہے جس میں انسانوں کے حقوق محفوظ ہوں اور معاشرتی معاملات عدل و انصاف کی بنیاد پر قائم ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" :بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل لوگوں تک پہنچاؤ اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو) "سورۃ النساء:58)۔ یہ اصول صرف عام معاشرتی معاملات تک محدود نہیں بلکہ اجتماعی زندگی کے تمام اہم معاملات میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ جنگ اور دفاع کے حالات میں بھی مسلمان عدل و انصاف سے انحراف نہیں کر سکتا۔ اس لیے اسلامی دفاع کا مطالعہ کرتے وقت عدل کو بنیادی اصول کے طور پر سامنے رکھنا ضروری ہے۔

سورۃ النساء میں مظلوم اور کمزور افراد کے تحفظ پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ آیت 75 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مسلمانوں کو ان کمزور مردوں، عورتوں اور بچوں کے لیے جدوجہد کیوں نہیں کرنی چاہیے جو ظالم لوگوں کے درمیان رہتے ہوئے نجات کی دعا کرتے ہیں۔ اس آیت سے اسلامی دفاع کے ایک اہم مقصد کی وضاحت ہوتی ہے کہ ظلم کا شکار افراد کی حفاظت اور انہیں ظلم سے نجات دلانے کی کوشش ایک اہم اجتماعی ذمہ داری ہے۔ اس تصور میں ذاتی انتقام، غصے یا طاقت کے اظہار کے بجائے

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

مظلوموں کی مدد اور انصاف کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اسلامی تصورِ دفاع میں انسانی جان اور انسانی وقار کا احترام بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ قرآنِ مجید کی مجموعی تعلیمات مسلمانوں کو ظلم، زیادتی اور حدود سے تجاوز کرنے سے روکتی ہیں۔ جنگ کی صورت میں بھی مسلمان کو اخلاقی اصولوں کی پابندی کرنی چاہیے۔ اسلام میں طاقت کا استعمال بے مقصد تشدد کا نام نہیں بلکہ مخصوص حالات میں ذمہ داری اور اصولوں کے تحت کیا جانے والا اقدام ہے۔ اسی لیے اسلامی جنگی اخلاقیات کو قرآن کی ان تعلیمات سے الگ نہیں کیا جاسکتا جو رحم، عدل، امانت، انسانی عزت اور حقوق کے تحفظ پر زور دیتی ہیں۔

سورۃ النساء مسلمانوں کو اجتماعی نظم اور ذمہ داری کا بھی درس دیتی ہے۔ آیت 59 میں اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اطاعت اور اہلِ امر کی اطاعت کا ذکر کیا گیا ہے۔ اختلاف کی صورت میں معاملات کو اللہ اور رسول کی طرف لوٹانے کی ہدایت دی گئی ہے۔ اس تعلیم سے یہ اصول سامنے آتا ہے کہ اجتماعی نوعیت کے معاملات میں نظم و ضبط اور ذمہ دار قیادت ضروری ہے۔ جنگ و دفاع جیسے حساس معاملات میں انفرادی جذبات، ذاتی فیصلوں اور انتقامی رویوں کے بجائے جائز اجتماعی نظم اور اصولوں کی پابندی اہم ہے۔ اسلامی تعلیمات میں امن کو بھی بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اسلام انسانی معاشرے میں فساد، ظلم اور بے جا خونریزی کے بجائے امن، عدل اور باہمی احترام کو فروغ دیتا ہے۔ جنگ کو بذاتِ خود ایک مطلوب مقصد نہیں بنایا گیا بلکہ ظلم اور جارحیت سے نمٹنے کے مخصوص حالات کے حوالے سے اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ قرآن کی مجموعی تعلیمات سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں امن، صلح اور انصاف کے ذریعے مسئلہ حل کیا جاسکتا ہو وہاں امن کے راستے کو اہمیت دینی چاہیے۔ آج کے دور میں جنگوں اور مسلح تنازعات کے نتیجے میں عام شہری، بچے، خواتین اور دیگر کمزور طبقات شدید متاثر ہوتے ہیں۔ اس صورتحال میں اسلامی تعلیمات میں موجود جنگ و دفاع کے اخلاقی اصولوں کا مطالعہ اہمیت اختیار کر جاتا ہے۔ یہ اصول مسلمانوں کو یہ سمجھنے میں مدد دیتے ہیں کہ کسی بھی تنازع میں انسانی جان، عزت اور بنیادی حقوق کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ سورۃ النساء خاص طور پر کمزور افراد کے حقوق اور مظلوموں کے تحفظ کے ذریعے ایک ذمہ دار معاشرتی رویے کی بنیاد فراہم کرتی ہے۔ اسلامی دفاع کے تصور میں مسلمانوں کی ذمہ داریاں بھی اہم ہیں۔ مسلمان کو ظلم کے خلاف آواز اٹھانے، مظلوموں کی مدد کرنے، انصاف قائم کرنے، انسانی حقوق کا احترام کرنے اور معاشرے میں امن و استحکام پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ تاہم دفاع کو ذاتی انتقام یا انفرادی تشدد کے ساتھ مساوی قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اجتماعی نوعیت کے معاملات میں قانون، جائز قیادت، نظم وضبط اور اخلاقی حدود کی پابندی ضروری ہے۔

سورۃ النساء میں عورتوں، یتیموں اور کمزور طبقات کے حقوق پر خصوصی توجہ اس بات کو واضح کرتی ہے کہ اسلامی معاشرے میں طاقتور افراد کی ذمہ داری زیادہ ہے۔ وہ افراد جو اپنی کمزوری کے باعث اپنے حقوق کا دفاع نہیں کرسکتے، ان کے حقوق کا تحفظ معاشرے کی ذمہ داری ہے۔ اس طرح دفاع کا تصور صرف سرحدوں یا جنگی حالات تک محدود نہیں رہتا بلکہ معاشرتی سطح پر بھی ظلم اور ناانصافی کے خاتمے کی کوشش کو شامل کرتا ہے۔ اس تحقیق میں سورۃ النساء کی متعلقہ آیات کا موضوعاتی مطالعہ کرتے ہوئے جنگ و دفاع کے اسلامی اصولوں اور مسلمانوں کی ذمہ داریوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ تحقیق میں خاص طور پر عدل و انصاف، مظلوموں کے تحفظ، انسانی حقوق، اجتماعی نظم، ذمہ داری اور امن کے تصورات پر توجہ دی گئی ہے۔ اس مطالعے کا مقصد اسلامی تصورِ دفاع کو اس کے وسیع اخلاقی اور معاشرتی پس منظر میں واضح کرنا ہے تاکہ یہ سمجھا جاسکے کہ سورۃ النساء مسلمانوں کو جنگ اور دفاع کے معاملات میں کس قسم کی ذمہ داری اور اخلاقی رویے کی تعلیم دیتی ہے سلامی تصورِ دفاع کو سمجھنے کے لیے سورۃ النساء کی آیت 75 خصوصی اہمیت رکھتی ہے، جہاں ان کمزور مردوں، عورتوں اور بچوں کا ذکر کیا گیا ہے جو ظلم و جبر کا شکار تھے۔ اس آیت میں مظلوم انسانوں کی مدد اور انہیں ظلم سے نجات دلانے کا تصور نمایاں ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی تصورِ دفاع کا ایک اہم پہلو مظلوم اور بے سہارا افراد کا تحفظ ہے۔ جنگ کی صورت میں عام شہریوں، عورتوں، بچوں اور دیگر کمزور افراد کے حقوق کو نظر انداز کرنا اسلامی اخلاقیات کے بنیادی اصولوں سے متصادم ہے۔ اسلام انسانی جان کو قدر و احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور طاقت کے استعمال کو بھی اخلاقی حدود کا پابند بناتا ہے۔

جنگ و دفاع کے اسلامی اصولوں میں عدل بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ قرآنِ مجید مسلمانوں کو ہر حال میں انصاف اختیار کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ جنگ یا دشمنی کی حالت میں بھی مسلمان کو ظلم، زیادتی، بدعہدی اور انتقام کی بے جا خواہش سے بچنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں دشمنی بھی انسان کو عدل سے دور کرنے کا جواز نہیں بن سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی تصورِ جنگ کو محض عسکری طاقت یا سیاسی غلبے کے تناظر میں دیکھنا درست نہیں، بلکہ اسے اخلاقی اور انسانی ذمہ داریوں کے وسیع تر نظام

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

کے اندر سمجھنا ضروری ہے۔ اسلام میں دفاع کا مقصد ظلم کا مقابلہ کرنا اور امن و انصاف کے قیام کی کوشش کرنا ہے، نہ کہ ذاتی مفادات، نسلی تعصب، لالچ یا انتقام کی بنیاد پر کسی انسان یا قوم کو نقصان پہنچانا۔

اسلامی تعلیمات میں انسانی جان، عزت اور مال کی حفاظت کو بھی بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ جنگ کے حالات میں یہ ذمہ داری مزید بڑھ جاتی ہے کہ غیر ضروری خونریزی، بے گناہوں کو نقصان، ظلم اور بد سلوکی سے اجتناب کیا جائے۔ اسلامی اخلاقیات جنگ کو بھی اخلاقی اصولوں سے آزاد نہیں کرتی۔ مسلمان کے لیے یہ ضروری ہے کہ مشکل حالات میں بھی اللہ تعالیٰ کی ہدایات، انسانی حقوق اور عدل کے تقاضوں کو پیش نظر رکھے۔ اس حوالے سے سورۃ النساء کا پیغام یہ ہے کہ اجتماعی طاقت کا استعمال ذمہ داری، احتیاط اور انصاف کے ساتھ ہونا چاہیے۔ جنگ کے حالات میں جذباتی ردِ عمل کے بجائے اصولی رویہ اختیار کرنا اسلامی معاشرتی ذمہ داری کا اہم حصہ ہے۔ سورۃ النساء میں کمزور طبقات کے حقوق پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ یتیموں، عورتوں، مساکین اور دیگر ضرورت مند افراد کے حقوق کی حفاظت کے لیے متعدد احکامات بیان کیے گئے ہیں۔ یہ تعلیمات اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ ایک مسلمان کی ذمہ داری صرف اپنی ذات یا اپنے خاندان تک محدود نہیں بلکہ وہ معاشرے کے کمزور افراد کے تحفظ کا بھی ذمہ دار ہے۔ جب معاشرے میں جنگ یا تنازع کی صورت حال پیدا ہوتی ہے تو کمزور طبقات سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ اس لیے اسلامی تصورِ دفاع میں ان افراد کے تحفظ کو مرکزی حیثیت حاصل ہے جو خود اپنے دفاع کی مکمل صلاحیت نہیں رکھتے۔ مسلمان معاشرے کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے حالات میں انسانی جانوں، بنیادی حقوق اور عزت و وقار کے تحفظ کے لیے مؤثر کردار ادا کرے۔ اسلامی تصورِ جنگ میں نیت اور مقصد کو بھی اہم مقام حاصل ہے۔ اگر کسی اقدام کی بنیاد ذاتی دشمنی، انتقام، غرور، دولت، اقتدار یا ظلم پر ہو تو وہ اسلامی اخلاقی تصورِ دفاع کے مطابق نہیں ہو سکتا۔ اس کے برعکس ظلم کے خلاف کھڑا ہونا، مظلوم کی مدد کرنا، جان و مال کا جائز دفاع کرنا اور امن و انصاف کی حفاظت کرنا اسلامی تعلیمات کے بنیادی مقاصد سے ہم آہنگ ہے۔ اس لیے جنگ و دفاع کے مسئلے کو صرف فوجی یا سیاسی زاویے سے نہیں بلکہ اخلاقی، قانونی، معاشرتی اور انسانی زاویوں سے بھی سمجھنا ضروری ہے۔

مسلمانوں کی ذمہ داریوں کا دائرہ صرف جنگ کے میدان تک محدود نہیں ہے۔ ایک مسلمان پر عام حالات میں بھی عدل قائم کرنے، دوسروں کے حقوق ادا کرنے، ظلم سے بچنے، مظلوم کی مدد کرنے، وعدے اور امانت کی پابندی کرنے اور معاشرے میں امن و بھائی چارہ فروغ دینے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ سورۃ النساء میں امانت، عدل، اطاعت، حقوق العباد اور کمزور طبقات کی حفاظت جیسے اصول دراصل ایک ایسے معاشرے کی تشکیل کرتے ہیں جہاں طاقتور کمزور پر ظلم نہ کرے اور ہر فرد کو اس کا جائز حق حاصل ہو۔ یہی اصول جنگ و دفاع کے حالات میں بھی مسلمانوں کے کردار کی بنیاد بنتے ہیں۔ موجودہ دور میں جنگوں اور مسلح تنازعات کے نتیجے میں لاکھوں افراد بے گھر ہوتے ہیں، خاندان منتشر ہوتے ہیں اور بچے، خواتین اور عام شہری شدید مشکلات کا شکار ہوتے ہیں۔ ایسے حالات میں اسلامی تعلیمات میں موجود عدل، انسانی ہمدردی، مظلوموں کے تحفظ اور امن کے اصولوں کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ سورۃ النساء کی تعلیمات موجودہ دور کے مسلمانوں کو یہ احساس دلاتی ہیں کہ طاقت اور اختیار کے استعمال کے ساتھ اخلاقی ذمہ داری بھی وابستہ ہے۔ کسی بھی تنازع میں انسانی جان اور عزت کو نظر انداز کرنا اسلامی اخلاقی نظام کے بنیادی مقاصد کے خلاف ہے۔ اسی طرح موجودہ معاشروں میں مذہب کے نام پر ہونے والی انتہاپسندی اور تشدد کے تناظر میں بھی قرآن کی اصل تعلیمات کو سمجھنا ضروری ہے۔ اسلامی تصورِ دفاع کو انفرادی تشدد، انتقام یا بے گناہ افراد کے خلاف کارروائی کا جواز نہیں بنایا جا سکتا۔ سورۃ النساء اجتماعی نظم، عدل، ذمہ داری اور مظلوموں کے تحفظ پر زور دیتی ہے۔ اس لیے مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ جنگ و دفاع کے متعلق اسلامی تعلیمات کو مستند قرآنی اصولوں، سنتِ رسول ﷺ اور معتبر اسلامی علمی روایت کی روشنی میں سمجھیں اور انہیں ذاتی خواہشات یا جذباتی تعبیرات سے الگ رکھیں۔

سورۃ النساء کا مطالعہ یہ واضح کرتا ہے کہ اسلام میں جنگ اور دفاع کا مسئلہ وسیع تر اخلاقی اور معاشرتی نظام کا حصہ ہے۔ یہاں عدل، امانت، انسانی حقوق، کمزور افراد کا تحفظ، اجتماعی نظم، ذمہ دار قیادت اور ظلم کے خلاف جدوجہد جیسے اصول باہم مربوط نظر آتے ہیں۔ اسلام مسلمانوں سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ وہ طاقت کے استعمال میں بھی اخلاقی حدود کی پابندی کریں اور کسی بھی حالت میں ظلم و زیادتی کو اپنا اصول نہ بنائیں۔ دفاع اگر ضرورت کے تحت ہو تو اس کا مقصد تحفظ، ظلم کے خاتمے اور امن و انصاف کی بحالی ہونا چاہیے۔

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

اس تحقیقی مطالعے میں اسی بنیادی تصور کا جائزہ لیا جائے گا کہ سورۃ النساء جنگ و دفاع کے بارے میں مسلمانوں کو کیا رہنمائی فراہم کرتی ہے اور ایسے حالات میں ان کی اخلاقی، معاشرتی اور اجتماعی ذمہ داریاں کیا بنتی ہیں۔ اس تحقیق میں بالخصوص عدل و انصاف، مظلوموں کے تحفظ، کمزور طبقات کے حقوق، اجتماعی نظم، انسانی جان و عزت کے احترام اور امن کی اہمیت کو موضوعِ بحث بنایا جائے گا۔ اس مطالعے کا مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ اسلامی تعلیمات میں دفاع محض عسکری کارروائی کا نام نہیں بلکہ ایک ذمہ دارانہ اجتماعی عمل ہے جس کے ساتھ اخلاقی اصولوں اور انسانی حقوق کی پاسداری لازم ہے۔ سورۃ النساء کی روشنی میں جنگ و دفاع کا یہ مطالعہ موجودہ دور میں اسلامی اخلاقیات اور معاشرتی ذمہ داریوں کو سمجھنے کے لیے بھی اہم علمی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

تحقیقی مقاصد

1. سورۃ النساء کی روشنی میں جنگ و دفاع کے بنیادی اسلامی اصولوں کا جائزہ لینا۔
2. جنگ و دفاع کے حالات میں مسلمانوں کی اخلاقی، معاشرتی اور اجتماعی ذمہ داریوں کو واضح کرنا۔
3. سورۃ النساء کی تعلیمات کی روشنی میں عدل، مظلوموں کے تحفظ، انسانی حقوق اور امن کی اہمیت کا جائزہ لینا

تحقیقی سوالات

1. سورۃ النساء کی روشنی میں جنگ و دفاع کے بنیادی اسلامی اصول کیا ہیں؟
2. جنگ و دفاع کے حالات میں مسلمانوں کی بنیادی اخلاقی اور اجتماعی ذمہ داریاں کیا ہیں؟
3. سورۃ النساء میں عدل، مظلوموں کے تحفظ اور امن کو کس طرح اہمیت دی گئی ہے؟ ۔

ادبی جائزہ

جنگ و دفاع کے اسلامی اصول اور مسلمانوں کی ذمہ داریوں کا مطالعہ اسلامی تعلیمات کے ایک اہم اور حساس موضوع سے تعلق رکھتا ہے۔ قرآنِ مجید نے انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں کے لیے جامع رہنمائی فراہم کی ہے، جن میں امن، عدل، انسانی حقوق، معاشرتی ذمہ داریاں، ظلم کا خاتمہ اور کمزور طبقات کا تحفظ بھی شامل ہیں۔ اسلامی تصورِ جنگ کو سمجھنے کے لیے قرآنِ مجید کی متعلقہ آیات، احادیثِ نبوی ﷺ، تفاسیر، فقہی مباحث اور اسلامی اخلاقیات کے اصولوں کا مطالعہ ضروری ہے۔ بالخصوص سورۃ النساء میں عدل، امانت، اجتماعی نظم، اطاعت، مظلوموں کی مدد اور انسانی حقوق کے حوالے سے جو اصول بیان ہوئے ہیں، وہ جنگ و دفاع کے اسلامی تصور کو سمجھنے میں بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ قرآنِ مجید کا بنیادی پیغام امن، عدل اور انسانی فلاح پر قائم ہے۔ اسلام نے جنگ کو انسانی زندگی کا معمول یا مطلوب مقصد قرار نہیں دیا بلکہ بعض حالات میں دفاع اور ظلم کے مقابلے کے لیے اجازت دی۔ قرآن میں مختلف مقامات پر جنگ کے حوالے سے اخلاقی حدود اور انسانی ذمہ داریوں کو واضح کیا گیا ہے۔ سورۃ النساء کی آیت 58 میں اللہ تعالیٰ امانتیں اہلِ امانت تک پہنچانے اور لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتے وقت عدل کرنے کا حکم دیتا ہے۔ یہ آیت اگرچہ عمومی طور پر امانت اور عدل کے اصول بیان کرتی ہے، تاہم اس کا تعلق اجتماعی زندگی اور حکمرانی کے معاملات سے بھی ہے۔ جنگ و دفاع کے حالات میں بھی یہی اصول بنیادی حیثیت رکھتے ہیں کہ طاقت، اختیار اور وسائل کو امانت سمجھا جائے اور فیصلے ذاتی مفاد یا انتقام کے بجائے انصاف کی بنیاد پر کیے جائیں۔

مفسرین نے سورۃ النساء کی آیات کی تشریح کرتے ہوئے عدل اور امانت کو اسلامی معاشرے کے بنیادی ستون قرار دیا ہے۔ تفسیری لٹریچر میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ اسلام میں اختیار اور اقتدار ذاتی ملکیت نہیں بلکہ ایک ذمہ داری ہے۔ حکمران، قائدین اور معاشرے کے بااثر افراد پر لازم ہے کہ وہ اپنے اختیارات کو انصاف کے ساتھ استعمال کریں۔ جنگ و دفاع کے معاملات میں یہ اصول مزید اہم ہو جاتا ہے کیونکہ ایسے حالات میں فیصلوں کے اثرات صرف چند افراد تک محدود نہیں رہتے بلکہ

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

پورے معاشرے اور عام شہریوں کی زندگیوں کو متاثر کر سکتے ہیں۔ اس لیے اسلامی تصورِ دفاع میں ذمہ دار قیادت، عدل اور اجتماعی مصلحت کو اہم مقام حاصل ہے۔ سورۃ النساء کی آیت 59 میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کے ساتھ اہلِ امر کی اطاعت کی ہدایت دی ہے اور اختلاف کی صورت میں معاملہ اللہ اور رسول کی طرف لوٹانے کا حکم دیا ہے۔ اس آیت کی روشنی میں اسلامی معاشرے میں اجتماعی نظم وضبط اور ذمہ دارانہ فیصلہ سازی کی اہمیت سامنے آتی ہے۔ جنگ اور دفاع جیسے معاملات جذباتی یا انفرادی فیصلوں کے بجائے منظم اجتماعی نظام کے تحت انجام پانے چاہییں۔ اسلامی علمی روایت میں اس آیت کو اجتماعی نظم، اطاعت اور اختلافات کے اصول سے جوڑا گیا ہے۔ اس سے یہ تصور تقویت پاتا ہے کہ دفاع کے نام پر ذاتی انتقام یا غیر منظم تشدد اسلامی اجتماعی ذمہ داری کا درست اظہار نہیں ہے۔ سورۃ النساء کی آیت 75 جنگ و دفاع کے اسلامی تصور کو سمجھنے کے لیے خصوصی اہمیت رکھتی ہے۔ اس آیت میں ان کمزور مردوں، عورتوں اور بچوں کا ذکر کیا گیا ہے جو ظلم کا شکار تھے اور مدد کے طلب گار تھے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ مظلوموں کا تحفظ اسلامی ذمہ داریوں میں اہم مقام رکھتا ہے۔ اسلامی تصورِ دفاع کا ایک بنیادی پہلو یہ ہے کہ ظلم و جبر کا شکار افراد کی حفاظت کی جائے اور انہیں ظلم سے نجات دلانے کی کوشش کی جائے۔ اس حوالے سے اسلامی جنگی اخلاقیات محض عسکری کامیابی پر توجہ نہیں دیتیں بلکہ انسانی جان، عزت اور بنیادی حقوق کے تحفظ کو بھی اہم سمجھتی ہیں۔ اسلامی فقہی اور اخلاقی لٹریچر میں جنگ کے دوران اخلاقی حدود کا بھی تفصیلی ذکر ملتا ہے۔ اسلامی علمی روایت میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ جنگ کے دوران بھی ظلم اور زیادتی سے اجتناب کیا جائے۔ جنگی حالات میں غیر متعلقہ اور بے گناہ افراد کو نقصان پہنچانے، بدعہدی، غیر ضروری تباہی اور انسانی وقار کی پامالی سے بچنے کے اصول اسلامی جنگی اخلاقیات کا حصہ سمجھے گئے ہیں۔ اس تناظر میں دفاع کا مقصد دشمنی کو فروغ دینا نہیں بلکہ جائز خطرے کا مقابلہ کرنا، مظلوموں کی حفاظت کرنا اور امن و انصاف کی بحالی کی کوشش کرنا ہے۔

اسلامی تصورِ عدل کا دائرہ صرف مسلمانوں تک محدود نہیں بلکہ قرآنِ مجید انسان کو عمومی طور پر انصاف اختیار کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ دشمنی یا اختلاف کی صورت میں بھی انصاف سے تجاوز نہ کرنے کی تعلیم اسلامی اخلاقیات کی اہم خصوصیت ہے۔ اس اصول کی روشنی میں جنگ کے دوران بھی کسی گروہ کے خلاف اندھی نفرت، نسلی تعصب یا اجتماعی انتقام کو جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ جنگ اور دفاع کے حوالے سے اسلامی تعلیمات کا مطالعہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ طاقت کے استعمال کے ساتھ اخلاقی جواب دہی بھی وابستہ ہے۔ مسلمان کو اس بات کا احساس رہنا چاہیے کہ وہ اپنے اعمال کے لیے اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہے۔ سورۃ النساء کے موضوعات میں انسانی حقوق اور کمزور طبقات کا تحفظ بھی نمایاں ہے۔ سورت میں عورتوں، یتیموں، مساکین اور دیگر کمزور افراد کے حقوق کے بارے میں متعدد احکامات موجود ہیں۔ یہ تعلیمات جنگ کے حالات میں خاص طور پر اہمیت اختیار کر جاتی ہیں کیونکہ مسلح تنازعات میں کمزور طبقات زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ عورتیں اور بچے اپنے بنیادی تحفظ سے محروم ہو سکتے ہیں، خاندان بکھر سکتے ہیں اور معاشرتی نظام متاثر ہو سکتا ہے۔ اسلامی تعلیمات اس لیے مسلمانوں کو یہ ذمہ داری سونپتی ہیں کہ وہ کمزور افراد کے حقوق کا تحفظ کریں اور انہیں ظلم و استحصال سے بچانے کی کوشش کریں۔ اسلامی لٹریچر میں حقوق العباد کو بھی بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ مسلمان کی ذمہ داری صرف عبادات تک محدود نہیں بلکہ اسے دوسرے انسانوں کے حقوق ادا کرنے، ظلم سے بچنے اور معاشرے میں خیر و بھلائی کو فروغ دینے کی تعلیم دی گئی ہے۔ جنگ کے حالات میں حقوق العباد کی یہ ذمہ داری مزید حساس ہو جاتی ہے، کیونکہ طاقت کے استعمال سے دوسروں کے جان و مال اور عزت کو نقصان پہنچنے کا امکان ہوتا ہے۔ اس لیے اسلامی تصور میں دفاع بھی حقوق العباد، عدل اور انسانی ذمہ داری کے اصولوں سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔

معاصر اسلامی مطالعات میں جنگ و دفاع کے مسئلے کو انسانی حقوق، امن، بین الاقوامی تعلقات اور اخلاقی ذمہ داری کے تناظر میں بھی دیکھا گیا ہے۔ جدید دور میں جنگیں صرف میدانِ جنگ تک محدود نہیں رہتیں بلکہ ان کے اثرات عام شہریوں، بچوں، خواتین، تعلیمی اداروں، ہسپتالوں اور معاشی نظام تک پھیل جاتے ہیں۔ اس صورتِ حال میں اسلامی اخلاقیات کا مطالعہ اس لیے اہم ہے کہ یہ طاقت کے استعمال کو اخلاقی حدود کا پابند بناتی ہیں۔ اسلامی تعلیمات کا مرکزی تقاضا یہ ہے کہ انسانی جان اور عزت کو غیر ضروری طور پر نقصان نہ پہنچایا جائے اور تنازعات کے حل کے لیے امن اور اصلاح کی راہیں تلاش کی جائیں۔ سورۃ النساء میں باہمی اختلافات اور اجتماعی معاملات کے حوالے سے جو رہنمائی موجود ہے، وہ مسلمانوں کو ذمہ دارانہ رویے کی تعلیم دیتی ہے۔ اختلاف کی صورت میں قرآن و سنت کی طرف رجوع، عدل کے ساتھ فیصلہ، امانت کی ادائیگی اور اہلِ امر کی اطاعت جیسے اصول ایک منظم اور ذمہ دار معاشرے کی تشکیل میں مدد دیتے ہیں۔ جنگ و دفاع کے معاملے میں بھی یہی اصول اہم ہیں، کیونکہ غیر منظم تشدد معاشرتی انتشار کو بڑھا سکتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں اجتماعی نظم اس لیے اہم ہے کہ دفاع اور جنگ جیسے معاملات پوری امت اور معاشرے کے مفاد سے تعلق

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

رکھتے ہیں۔ ادبی جائزے سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ اسلامی تصورِ دفاع میں نیت اور مقصد کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ دفاع اگر ظلم سے بچاؤ، جان و مال کے تحفظ اور مظلوموں کی مدد کے لیے ہو تو اس کا اخلاقی جواز ایک خاص تناظر میں سمجھا جاسکتا ہے، لیکن اگر طاقت کا استعمال ذاتی انتقام، مال و دولت، سیاسی غلبے یا تعصب کے لیے کیا جائے تو یہ اسلامی اخلاقیات کے بنیادی اصولوں سے مطابقت نہیں رکھتا۔ اس لیے جنگ و دفاع کے مسئلے کو صرف ظاہری عسکری کارروائی کے طور پر دیکھنے کے بجائے اس کے مقصد، حالات، طریقۂ کار اور نتائج کا بھی جائزہ لینا ضروری ہے۔

اسلامی تعلیمات میں امن اور صلح کو بھی خاص اہمیت حاصل ہے۔ جنگ کی اجازت کو مستقل مقصد کے بجائے مخصوص حالات سے متعلق سمجھا جاتا ہے۔ قرآنِ مجید میں صلح اور امن کے امکانات کو نظر انداز کرنے کے بجائے اصلاح اور مصالحت کی راہوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اس تناظر میں مسلمان کی ذمہ داری صرف دفاع کرنا نہیں بلکہ جہاں ممکن ہو، تنازع کو کم کرنا، صلح کی کوشش کرنا، انسانی جانوں کو محفوظ بنانا اور معاشرے میں امن قائم کرنا بھی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی جنگی اخلاقیات کا وسیع تر مقصد ایک منصفانہ اور پُرامن معاشرے کی تشکیل ہے۔ موجودہ دور کے تناظر میں اس موضوع کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ مذہب کے نام پر ہونے والی بعض پر تشدد کارروائیوں اور انتہاپسندانہ تعبیرات کی وجہ سے اسلامی تصورِ جنگ و دفاع کے بارے میں مختلف غلط فہمیاں پیدا ہوئی ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ سورۃ النساء کی تعلیمات کا مطالعہ قرآن کے مجموعی اخلاقی پیغام، سنتِ نبوی ﷺ اور معتبر اسلامی علمی روایت کی روشنی میں کیا جائے۔ اس مطالعے سے یہ واضح کیا جاسکتا ہے کہ اسلام جنگ کو بے لگام تشدد یا ذاتی انتقام کا ذریعہ نہیں بناتا بلکہ عدل، ذمہ داری، نظم، انسانی وقار اور مظلوموں کے تحفظ جیسے اصولوں سے جوڑتا ہے۔

مجموعی طور پر سابقہ علمی لٹریچر کے جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگ و دفاع کے اسلامی تصور کے اہم اجزا میں عدل و انصاف، ظلم کے خلاف جدوجہد، مظلوموں کا تحفظ، انسانی جان و عزت کا احترام، اجتماعی نظم، ذمہ دار قیادت، اخلاقی حدود اور امن کی کوشش شامل ہیں۔ سورۃ النساء ان اصولوں کو ایک وسیع معاشرتی اور اخلاقی نظام کے اندر پیش کرتی ہے۔ تاہم اس موضوع پر مزید منظم مطالعے کی ضرورت موجود ہے جس میں سورۃ النساء کی متعلقہ آیات کو ایک مربوط موضوعاتی تناظر میں دیکھا جائے اور جنگ و دفاع کے ساتھ مسلمانوں کی اخلاقی، معاشرتی اور اجتماعی ذمہ داریوں کو بھی یکجا کیا جائے۔ زیرِ نظر تحقیق اسی خلا کو سامنے رکھتے ہوئے سورۃ النساء کی روشنی میں جنگ و دفاع کے اسلامی اصولوں کا تجزیہ کرتی ہے اور یہ واضح کرنے کی کوشش کرتی ہے کہ اسلام مسلمانوں کو طاقت، دفاع، عدل، انسانی حقوق اور امن کے حوالے سے کس قسم کی ذمہ داریاں سونپتا ہے۔

طریقۂ تحقیق

اس تحقیق میں کیفی تحقیقی طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ تحقیق کا بنیادی مقصد سورۃ النساء میں جنگ و دفاع، عدل، مظلوموں کے تحفظ، اجتماعی ذمہ داری اور انسانی حقوق سے متعلق تعلیمات کو سمجھنا ہے۔ اس مقصد کے لیے قرآنِ مجید کو بنیادی ماخذ اور تفاسیر، اسلامی کتب اور متعلقہ علمی لٹریچر کو ثانوی ماخذ کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ تحقیق میں کسی تجرباتی یا عددی سروے کے بجائے متنی اور تشریحی مواد کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ تحقیق کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ اس نقطۂ نظر کے تحت سورۃ النساء کی متعلقہ آیات کا گہرا مطالعہ کیا گیا اور ان کے مرکزی مفاہیم کو شناخت کیا گیا۔ خاص طور پر عدل، دفاع، مظلوموں کی مدد، انسانی حقوق، اجتماعی نظم، ذمہ داری اور امن جیسے تصورات کو تحقیق کے بنیادی موضوعات بنایا گیا تحقیق کے دوران توصیفی و تجزیاتی تحقیقی ڈیزائن استعمال کیا گیا ہے۔ اس ڈیزائن کے تحت متعلقہ قرآنی آیات اور اسلامی علمی مواد کو جمع کرنے کے بعد انہیں مختلف موضوعات کے تحت منظم کیا گیا۔ ان موضوعات میں عدل و انصاف، مظلوموں اور کمزور طبقات کا تحفظ، انسانی جان و عزت کا احترام، اجتماعی نظم و اطاعت، ظلم و زیادتی سے اجتناب، دفاع کی اخلاقی حدود اور امن و اصلاح کو بنیادی حیثیت دی گئی۔ ہر موضوع کے تحت متعلقہ قرآنی تعلیمات کا جائزہ لے کر ان کے مفاہیم کو معتبر تفسیری اور علمی آراء کے ساتھ مربوط کیا گیا۔ اس طریقۂ کار کے ذریعے یہ جاننے کی کوشش کی گئی کہ اسلام میں دفاع کا تصور کن اصولوں پر قائم ہے اور جنگ کے حالات میں مسلمان فرد اور اجتماعی نظام کی کیا ذمہ داریاں بنتی ہیں۔ تحقیق میں محض آیات کو نقل کرنے کے بجائے ان کے مفہوم، سیاق و سباق اور معاشرتی و اخلاقی کا تجزیہ کیا گیا ہے۔

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

اس تحقیق میں موضوعاتی تجزیہ کو ڈیٹا کے تجزیے کے بنیادی طریقے کے طور پر اختیار کیا گیا ہے۔ قرآنِ مجید اور دیگر متعلقہ اسلامی مصادر سے حاصل شدہ مواد کو بار بار مطالعے کے بعد اہم تصورات اور موضوعات میں تقسیم کیا گیا۔ مثلاً سورۃ النساء کی آیت 58 سے امانت اور عدل، آیت 59 سے اطاعت اور اجتماعی نظم، جبکہ آیت 75 سے مظلوموں اور کمزور افراد کے تحفظ کا بنیادی تصور اخذ کیا گیا۔ اس کے بعد ان موضوعات کو اسلامی اخلاقیات کے وسیع تر اصولوں کے ساتھ مربوط کر کے دیکھا گیا کہ جنگ و دفاع کے دوران مسلمان کن حدود اور ذمہ داریوں کے پابند ہیں۔ اس تجزیے میں ذاتی انتقام، ظلم، جارحیت اور بے گناہ افراد کو نقصان پہنچانے جیسے رویوں کو اسلامی تصورِ دفاع سے الگ رکھتے ہوئے عدل، ذمہ داری، تحفظ اور امن کے اصولوں کو مرکزی حیثیت دی گئی ہے۔ تحقیق میں متنی اور تقابلی مطالعہ سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ قرآنِ مجید کی متعلقہ آیات کے مفہوم کو معتبر تفاسیر اور اسلامی علمی روایت میں پیش کیے گئے مباحث کے ساتھ ملا کر دیکھا گیا تاکہ تحقیق کے نتائج زیادہ جامع اور مستند ہوں۔ مختلف علمی آراء کا تقابلی جائزہ لیتے ہوئے ان مشترکہ اصولوں کی نشاندہی کی گئی جو اسلامی تصورِ جنگ و دفاع کی بنیادی خصوصیات کو واضح کرتے ہیں۔ تحقیق میں یہ اصول سامنے رکھا گیا ہے کہ کسی بھی قرآنی آیت کی تشریح کو اس کے سیاق و سباق، قرآن کے مجموعی پیغام اور اسلامی اخلاقی اصولوں سے الگ کر کے نہیں دیکھا جائے گا۔ اسی لیے جنگ سے متعلق مباحث کو عدل، انسانی جان کے احترام، مظلوموں کی مدد، اجتماعی ذمہ داری اور امن کے وسیع تر قرآنی تصور کے ساتھ مربوط کیا گیا ہے۔

آخر میں حاصل شدہ معلومات کو تحقیق کے مقاصد اور تحقیقی سوالات کے مطابق منظم کیا گیا اور موضوعاتی تجزیے سے حاصل ہونے والے نتائج کی روشنی میں نتائج اخذ کیے گئے۔ تحقیق کے ذریعے یہ واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ سورۃ النساء جنگ و دفاع کے معاملے میں مسلمانوں کو محض طاقت کے استعمال کی تعلیم نہیں دیتی بلکہ عدل و انصاف، مظلوموں کے تحفظ، انسانی وقار، اجتماعی نظم، ذمہ دارانہ طرزِ عمل اور امن کی کوشش جیسے اصولوں کی پابندی پر زور دیتی ہے۔ اس طرح اختیار کیا گیا طریقۂ تحقیق اس موضوع کے مذہبی، اخلاقی اور معاشرتی پہلوؤں کو یکجا کر کے ایک جامع علمی تجزیہ پیش کرتا ہے اور موجودہ دور میں اسلامی تصورِ جنگ و دفاع اور مسلمانوں کی اجتماعی ذمہ داریوں کو سمجھنے کے لیے ایک منظم تحقیقی بنیاد فراہم کرتا ہے

تحقیقی ڈیزائن

تحقیق میں اور استعمال کیا گیا ہے۔ متعلقہ قرآنی آیات، تفسیری مواد اور علمی لٹریچر کو جمع کر کے ان کا موضوعاتی مطالعہ کیا گیا۔ مواد کو مختلف موضوعات میں تقسیم کیا گیا، جن میں مظلوموں کا تحفظ، عدل و انصاف، اجتماعی ذمہ داری، انسانی وقار، نظم و ضبط اور امن شامل ہیں۔ اس کے بعد ان موضوعات کی تشریح کر کے تحقیق کے نتائج اخذ کیے گئے تحقیقی ڈیزائن اس تحقیق کے لیے توصیفی و تجزیاتی تحقیقی ڈیزائن اختیار کیا گیا ہے۔ اس ڈیزائن کے ذریعے جنگ و دفاع کے اسلامی اصول اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں: سورۃ النساء کی روشنی میں کا منظم اور گہرا مطالعہ کیا گیا ہے۔ تحقیق میں سورۃ النساء کی متعلقہ آیات کو بنیادی ماخذ کے طور پر سامنے رکھتے ہوئے ان کے مفاہیم، احکامات اور اخلاقی و معاشرتی اصولوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مستند تفاسیر، احادیث، اسلامی فقہی لٹریچر اور متعلقہ علمی و تحقیقی مواد سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ تحقیق کا بنیادی مقصد جنگ و دفاع کے اسلامی تصور کو محض عسکری نقطۂ نظر سے دیکھنے کے بجائے عدل، انسانی حقوق، مظلوموں کے تحفظ، اجتماعی ذمہ داری، امن اور اخلاقی اصولوں کے تناظر میں سمجھنا ہے۔

تحقیق کے تجزیاتی پہلو میں سورۃ النساء کی منتخب آیات کا موضوعاتی تجزیہ کیا گیا ہے۔ آیات سے حاصل ہونے والے اہم موضوعات، مثلاً عدل و انصاف، مظلوموں کی مدد، کمزور طبقات کا تحفظ، اجتماعی نظم و اطاعت، انسانی جان و عزت کا احترام، ظلم سے اجتناب اور امن و اصلاح کو الگ الگ موضوعات کی صورت میں مرتب کیا گیا ہے۔ اس کے بعد تفسیری اور علمی مواد کی روشنی میں ان موضوعات کی تشریح اور باہمی تعلق کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس تحقیقی ڈیزائن کے ذریعے یہ سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے کہ سورۃ النساء مسلمانوں کو جنگ و دفاع کے حالات میں کن اخلاقی اور اجتماعی اصولوں کی پابندی کی تعلیم دیتی ہے اور موجودہ دور میں ان اصولوں کی کیا اہمیت ہے۔

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

ڈیٹا کا تجزیہ

تحقیق میں موضوعاتی تجزیہ اختیار کیا گیا۔ سب سے پہلے سورۃ النساء میں متعلقہ آیات کی شناخت کی گئی۔ اس کے بعد ان آیات کے بنیادی مفاہیم اخذ کر کے انہیں موضوعاتی زمروں میں تقسیم کیا گیا۔ تفسیری اور علمی مواد کے ذریعے ان موضوعات کی مزید وضاحت کی گئی۔ آخر میں تمام معلومات کو باہم مربوط کر کے جنگ و دفاع کے اسلامی اصولوں اور مسلمانوں کی ذمہ داریوں کے بارے میں نتائج مرتب کیے گئے تحقیق کے دوسرے مرحلے میں حاصل شدہ معلومات کو مختلف موضوعاتی زمروں میں تقسیم کیا گیا، جن میں عدل و انصاف، مظلوموں کی مدد، کمزور طبقات کا تحفظ، انسانی جان و عزت کا احترام، اجتماعی نظم و ذمہ داری، ظلم سے اجتناب اور امن و اصلاح شامل ہیں۔ ہر موضوع کے تحت متعلقہ قرآنی آیات اور علمی آراء کا تقابلی اور تشریحی جائزہ لیا گیا تا کہ جنگ و دفاع کے اسلامی اصولوں کی جامع تصویر سامنے آ سکے۔ اس تجزیے میں اس بات کو خصوصی اہمیت دی گئی کہ اسلامی تعلیمات میں دفاع کو ذاتی انتقام، جارحیت یا بے قید تشدد کے بجائے اخلاقی اور اجتماعی ذمہ داری کے اصولوں کے ساتھ کس طرح مربوط کیا گیا ہے۔ آخر میں تجزیے سے حاصل ہونے والے نتائج کو تحقیق کے بنیادی سوالات اور مقاصد کے ساتھ مربوط کیا گیا۔ مختلف آیات اور علمی مواد کے باہمی تقابل سے مشترکہ تصورات اور بنیادی اصول اخذ کیے گئے اور ان کی روشنی میں یہ واضح کیا گیا کہ سورۃ النساء مسلمانوں کو جنگ و دفاع کے حالات میں عدل، ذمہ داری، مظلوموں کے تحفظ اور انسانی وقار کی پاسداری کی تعلیم دیتی ہے۔ اس طرح ڈیٹا کے موضوعاتی تجزیے نے تحقیق کے نتائج کو منظم انداز میں پیش کرنے اور سورۃ النساء کی تعلیمات کے موجودہ معاشرتی تناظر میں مفہوم کو واضح کرنے میں مدد فراہم کی

نتائجِ تحقیق

تحقیق کے پہلے اہم نتیجے سے معلوم ہوا کہ سورۃ النساء کی روشنی میں جنگ و دفاع کا ایک بنیادی مقصد مظلوموں کا تحفظ اور ظلم سے نجات ہے۔ آیت 75 میں کمزور مردوں، عورتوں اور بچوں کا ذکر اس بات کو واضح کرتا ہے کہ اسلامی تعلیمات میں کمزور افراد کے تحفظ کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ دفاع کو ذاتی انتقام یا طاقت کے اظہار کے بجائے ایک ذمہ دارانہ اور اخلاقی عمل کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔ دوسرے اہم نتیجے کے مطابق عدل و انصاف، انسانی حقوق اور اجتماعی نظم اسلامی دفاع کے بنیادی اصول ہیں۔ سورۃ النساء میں عدل اور امانت کی تعلیمات یہ واضح کرتی ہیں کہ مشکل حالات میں بھی مسلمان ناانصافی اور زیادتی کا راستہ اختیار نہیں کر سکتا۔ اسی طرح اجتماعی معاملات میں نظم و ضبط اور جائز قیادت کی پابندی ضروری ہے۔ انفرادی غصہ، انتقام اور غیر منظم تشدد کو اسلامی دفاع کے اصولوں کے ساتھ نہیں ملایا جا سکتا۔

تیسرے نتیجے سے یہ بات سامنے آئی کہ جنگ و دفاع کے اسلامی تصور کا تعلق امن، انسانی وقار اور معاشرتی ذمہ داری سے ہے۔ مسلمان کی ذمہ داری صرف جنگ کے وقت دفاع تک محدود نہیں بلکہ عام حالات میں بھی کمزوروں کے حقوق کی حفاظت، ظلم سے اجتناب، عدل کا قیام اور امن کا فروغ ضروری ہے۔ اس طرح سورۃ النساء جنگ و دفاع کو ایک وسیع اخلاقی اور معاشرتی نظام کا حصہ قرار دیتی ہے تیسرا اہم نتیجہ اجتماعی نظم و ذمہ داری کے حوالے سے سامنے آیا۔ سورۃ النساء کی آیت 59 میں اللہ تعالیٰ، رسول ﷺ اور اہلِ امر کی اطاعت اور اختلاف کی صورت میں اللہ اور رسول ﷺ کی طرف رجوع کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنگ و دفاع جیسے حساس معاملات کو ذاتی جذبات، انفرادی انتقام یا غیر منظم اقدامات کے ذریعے انجام دینا اسلامی تعلیمات کے عمومی اصولوں سے ہم آہنگ نہیں۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اجتماعی معاملات میں نظم و ضبط، ذمہ دارانہ رویے، عدل اور جائز اجتماعی قیادت کے اصولوں کو ملحوظ رکھیں۔ اس تحقیق سے یہ نتیجہ بھی اخذ ہوا کہ اسلامی تعلیمات میں فرد کی ذمہ داری صرف اپنے مفاد تک محدود نہیں بلکہ معاشرے کے امن، حقوق اور اجتماعی بھلائی کا خیال رکھنا بھی اس کی ذمہ داری ہے۔ اسلامی تصورِ دفاع کا وسیع تر مقصد امن، انسانی تحفظ اور معاشرتی انصاف کا قیام ہے۔ جنگ کو مستقل مقصد یا تشدد کا ذریعہ بنانے کے بجائے اسلامی تعلیمات ظلم کے خاتمے، مظلوموں کے تحفظ اور امن کی بحالی پر زور دیتی ہیں۔ تحقیق سے یہ بات سامنے آئی کہ مسلمانوں کی ذمہ داریاں صرف جنگی حالات تک محدود نہیں بلکہ عام حالات میں بھی عدل قائم کرنا، دوسروں کے حقوق ادا کرنا، ظلم سے اجتناب کرنا، کمزور افراد کی مدد کرنا اور معاشرے میں امن و بھائی چارہ فروغ دینا اسلامی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ یوں سورۃ

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

النساء کی تعلیمات ایک ایسے اجتماعی نظام کی تشکیل کی رہنمائی کرتی ہیں جس میں طاقت کے استعمال کے بجائے عدل، ذمہ داری، انسانی وقار، مظلوموں کے تحفظ اور امن کو بنیادی اہمیت حاصل ہو۔

اختتامیہ

سورۃ النساء کی روشنی میں جنگ و دفاع کے اسلامی اصولوں کا جائزہ لینے سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام جنگ کو ذاتی انتقام، جارحیت یا دنیاوی غلبے کا ذریعہ نہیں بناتا۔ اسلامی دفاع کا تصور ظلم سے تحفظ، مظلوموں کی مدد، عدل و انصاف کے قیام اور انسانی وقار کے احترام پر قائم ہے۔ سورۃ النساء میں کمزور مردوں، عورتوں اور بچوں کے تحفظ کی تعلیم اسلامی دفاع کے انسانی پہلو کو نمایاں کرتی ہے۔ اسی طرح امانت، عدل اور اجتماعی نظم کی تعلیمات مسلمانوں کو یہ رہنمائی فراہم کرتی ہیں کہ مشکل حالات میں بھی اخلاقی اصولوں سے انحراف نہیں کرنا چاہیے۔ آخر میں یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ مسلمانوں کی ذمہ داری جنگی حالات تک محدود نہیں بلکہ معاشرے کی عام زندگی میں بھی عدل، امن اور انسانی حقوق کا تحفظ ضروری ہے۔ مسلمانوں کو ظلم و زیادتی سے بچنا، کمزور افراد کی مدد کرنا، انسانی عزت کا احترام کرنا اور معاشرے میں امن و انصاف کو فروغ دینا چاہیے۔ جنگ و دفاع جیسے حساس معاملات میں ذاتی جذبات اور انفرادی انتقام کے بجائے ذمہ دار اجتماعی نظم اور اسلامی اخلاقی اصولوں کی پابندی ضروری ہے۔ سورۃ النساء کی تعلیمات ایک ایسے معاشرے کی تشکیل کی رہنمائی کرتی ہیں جس میں عدل، امن، ذمہ داری، انسانی وقار اور مظلوموں کا تحفظ بنیادی اقدار ہوں۔

حوالہ جات

1. ابن کثیر، اسماعیل بن عمر۔ (2000ء)۔ تفسیر ابن کثیر: مختصر تفسیر۔ دارالسلام۔
2. کمالی، محمد ہاشم۔ (2023ء)۔ اسلام میں اعتدال کا راستہ: قرآنی اصولِ وسطیت۔ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس۔
3. مودودی، سید ابوالاعلیٰ۔ (2000ء)۔ تفہیم القرآن، جلد دوم۔ اسلامک فاؤنڈیشن۔
4. سچدینہ، عبدالعزیز۔ (2023ء)۔ اسلامی جمہوری تکثیریت کی اسلامی بنیادیں۔ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس۔
5. قرآنِ مجید۔ (بلا تاریخ)۔ سورۃ النساء۔
6. ہاشمی، سہیل حسن۔ (2024ء)۔ جنگ اور امن کی اسلامی اخلاقیات: عصری تناظر۔ جارج ٹاؤن یونیورسٹی پریس

REFERENCE

Hashmi, S. H. (2024). Islamic ethics of war and peace: Contemporary perspectives. Georgetown-

Ibn Kathir, I. (2000). Tafsir Ibn Kathir: Abridged. Darussalam.

Kamali, M. H. (2023). The middle path of moderation in Islam: The Qur'anic principle of wasatiyyah. Oxford University Press.

Maududi, S. A. A. (2000). Towards understanding the Qur'an (Vol. 2). Islamic Foundation.

Sachedina, A. (2023). The Islamic roots of democratic pluralism. Oxford University Press.

The Holy Qur'an. (n.d.). Surah An-Nisa.